



تیرا میرا پیار



ارفہ اعجاز

Urdu Novels Mania

www.urdu novels mania .com

Urdu Novels Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania .com

تیرا میرا پیار

از ارفہ اعجاز

"اے کالی مرچی یہ پراٹھا میرا ہے" اس نے چیختے ہوئے اس سے پراٹھا پھینکنے کی کوشش کی "ابے او پھیکے شلجم یہ میرا پراٹھا ہے خبردار اس پہ اپنی گندی نظر رکھنے کی کوشش کی" مقابل نے بھی حساب چٹکا کیا

"چپ کرو آپ دونوں خبردار مجھے کسی کی آواز آئی،،،، اریزے آپ کھاؤ پراٹھا اور ادلال آپ لیے میں اور بنا وادیتی ہوں" سبین بیگم نے کہا "مگر ماما،،،، اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تھا

"ادلال جیسا کہا ہے ویسا کرو بیٹھو 5 منٹ تک بن جاتا ہے پراٹھا" سبین بیگم نے بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا

اس نے منہ بسورتے سامنے دیکھا وہ اسے زبان دکھا کے پراٹھا کھانے میں مصروف ہو چکی تھی ادلال بھی بعد میں بدلہ لینے کا سوچتے ہوئے چپ کر کے بیٹھ گیا

یہ منظر ہے ملک ہاؤس کے ڈائننگ ہال کا اس گھر کے مالک "ملک اللہ یار" کے دو بیٹے ہیں بڑا بیٹا "ملک جبران" اور چھوٹا بیٹا "ملک مہران"،،،،، ملک اللہ یار کی اہلیہ کا انتقال 2 سال پہلے ہو چکا ہے

"ملک جبران" کی شادی اپنی خالہ زاد "سبین بیگم" سے ہوئی ہے ان کے تین بچے ہیں بڑا بیٹا "ملک ادلال" اور اس سے پانچ سال چھوٹے دو جڑواں بیٹے "ملک ادھم" اور "ملک اثرم" "ملک مہران" کی شادی "سبین بیگم" کی چھوٹی بہن "نوبین بیگم" سے ہوئی ہے اور ان کی ایک ہی بیٹی ہے "اریزے مہران"

"ملک جبران" اور "ملک مہران" کا ایکسپورٹ امپورٹ کا بزنس ہے جسے دونوں بھائی مل کر چلا رہے ہیں

ادلال MBA کے لاسٹ سمسٹر میں ہے،،،،،،، 5 فٹ 11 انچ قد،،،،، گورا رنگ،،،،، گرین

آنکھیں،،،،، اس کی گوری رنگت کی وجہ سے اریزے اسے پھیکا شلجم کہتی تھی

اریزے B.Com کی سٹوڈنٹ،،،،، 5 فٹ 4 انچ قد،،،،، گندمی رنگت،،،،، کالی آنکھیں جو ہمہ

وقت شرارت سے چمکتی رہتی،،،،، اریزے کی گندمی رنگ کی بنا پر ادلال اسے کالی مرچی کہتا تھا،،،،،

اس کے نقوش میں اک کشش تھی جو اسے عام ہوتے ہوئے بھی خاص بناتی تھی

اور ادھم اور اثرم فرسٹ ایئر کے سٹوڈنٹس،،،،، جڑواں ہونے کی وجہ سے دونوں کی شکلیں اک جیسی

تھی جس سے وہ اکثر لوگوں کو بے وقوف بناتے تھے

باقی سب تو ہنسی خوشی رہ رہے،،،،، لیکن ادلال اور اریزے کی ہمیشہ آپس میں ٹھنی رہتی کیونکہ

اریزے کو لگتا میری اماں مجھ سے زیادہ ادلال کو امپورٹنس دیتیں اور ادلال کو لگتا کہ میری اماں کے

نزدیک زیادہ امپورٹنس اریزے کی،،،،، دونوں اک دوسرے کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے

نہیں دیتے

"کیا ہوا بھوہ شور کیسا تھا" سبین کے کچن میں داخل ہوتے نوین بیگم نے پوچھا
 "کچھ نہیں بچے بس پراٹھے کے لیے جھگڑ رہے تھے" سبین بیگم نے کہا
 "یہ بھی خوب کہا آپ نے یقیناً میری بیٹی ہی لڑ رہی ہوگی کیا کروں میں اس لڑکی کا" نوین نے
 جھنجھلاتے ہوئے کہا

"کوئی نہیں تم ایویں بچی کے پیچھے پڑی رہتی ہو ادلال بھی کوئی کم نہیں" سبین کہتے ہوئے پراٹھا
 اٹھانے لگی جو ابھی نوین نے تو سے اتارا تھا

"مگر بھوہ لڑکی ہے کل کو اگلے گھر بھی جانا ہے" نوین نے کہا (وہ ہی ٹیپیکل ماؤں والا جملہ)
 "کچھ نہیں ہوتا" سبین یہ کہہ کر پراٹھا اٹھا کر باہر چلی گئیں اور نوین سوچنے لگی کیا بنے گا ان کی بیٹی
 کا،،،،، سبین نے جا کر پراٹھا ادلال کے سامنے رکھا،،،،، دونوں ناشتہ کرنے کے بعد اک دوسرے کو
 گھورتے ہوئے اپنے کالج اور یونیورسٹی چلے گئے

www.urdu novelsmania.com

"دادو کہاں ہیں آپ دادوووووو،،،،، کالج سے آنے کے بعد کھانا کھا کر وہ سو گئی اب عصر ٹائم
 اٹھی تھی ہاتھ منہ دھو کر اب اپنے دادا کو ڈھونڈ رہی تھی تاکہ دن بھر کی رو داد سنا سکے
 "یا اللہ کیا کروں میں اس لڑکی کا جب تمہیں پتہ ہے وہ اس وقت کہاں ہوتے ہیں تو پھر گلا کیوں پھاڑ
 رہی ہو" نوین نے غصے سے کہا

"میری پیاری ماما آپ کا یہ ہی جلالی روپ دیکھنے کے لیے ہی تو میں یہ سارا کچھ کرتی" اریزے نے آنکھ دبا کر کہا اور وہاں سے بھاگ گئی کیونکہ نوین کا ہاتھ اپنی چپل کی طرف جا رہا تھا اور اللہ معافی دے ماؤں کی چپل کے نشانے کبھی چوکتے نہیں

"دادو آپ یہاں بیٹھے ہیں اور آپ کو وہاں ڈھونڈنے کے چکر میں میں اپنی اماں سے جوتے کھانے لگی تھی" اس نے لان میں آتے پھولے سانسوں سے کہا

"تو بیٹا آپ کی حرکتیں بھی تو ایسی ہی ہیں نہ" دادا نے پیار سے کہا

"آپ یہ کہتے ہوئے اس بندر کی سائیڈ پہ لگ رہے" اریزے نے منہ بنا کر کہا

"ہاں تو بندر یا یہ میرے بھی دادا ہیں میری سائیڈ لیں گے" ادلال نے لان میں داخل ہوتے اس کا جملہ سن کر اس کے بال کھینچتے ہوئے کہا

"اوے پھیکے شلجم یہ بندر یا کسے کہا ہاں تم خود ہو گے بندر تمہاری ہونے والی بیوی ہوگی بندر یا" اس نے چیختے ہوئے کہا

"اریزے،،،، دادا نے اسے تنبیہ لہجے میں پکارا

"دادو آپ اسے بھی تو ڈانٹے" اریزے نے منہ بنا کر کہا

"دادو کو پتا ہے ان کا پوتا بہت شریف ہے" ادلال نے اپنا کالر فخریہ جھاڑتے ہوئے کہا

"شریف اور تم ہا ہا ہا ہا ہا اس صدی کا سب سے بڑا جوک ہے یہ" اریزے ہنستے ہوئے کہا

اس کے ہنسنے نے جلتی پہ تیل کا کام کیا تھا اور اک جنگ کا آغاز ہو گیا دونوں اک دوسرے پر لفظوں کے تیر پھینک رہے تھے اور داد اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ ان کا کچھ نہ ہو سکتا،،،، اور دادا جو سوچ رہے تھے اس پہ قل پڑھنے کا دل کر رہا تھا ان کا کیونکہ وہ اس صدی میں تو ممکن نہیں لگ رہا تھا

"بجو میں کیا کروں اس لڑکی کا نچلے بیٹھنا تو اسے آتا ہی نہیں پتہ نہیں کیا بنے گا اس کا" نوین نے کہا وہی ماؤں والا فکر مند لہجہ

"کچھ نہیں ہوتا ابھی بچی ہے وقت کے ساتھ ساتھ میچور ہو جائے گی تم فکر مت کرو" سبین نے نوین کو سمجھایا اس وقت دونوں بہنیں TV لاؤنج میں بیٹھی تھیں مغرب کا وقت تھا ان سے تھوڑی دور ادھم اثرم اور اریزے TV دیکھ رہے تھے بلکہ یہ کہنا درست ہو گا کہ لڑ رہے تھے کیونکہ تینوں اک دوسرے سے ریمورٹ چھیننے کی کوشش کر رہے تھے اس لیے TV کم دیکھ رہے تھے اور لڑ زیادہ رہے تھے اتنے میں ادلال وہاں آیا جو اپنے کمرے میں پڑھنے میں مصروف تھا کیونکہ اس کے فائنلز ہونے والے تھے تھا تھا سا آکر صوفے بیٹھ گیا اور اپنی آنکھیں ملنے لگا

"ماما اک کپ چائے کا تو پلائیں سر میں درد ہو رہا ہے" اس نے سبین سے کہا

"لیکن بیٹا ڈنر کا ٹائم ہونے والا" سبین نے کہا

"نہیں ماما ابھی ڈنر میں کافی ٹائم آپ بنا دیں پلیز" اس نے ملتی لہجے میں کہا،،،، اس کی بات سن کر سبین نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھنے لگی

"ارے بجو آپ بیٹھے اریزے بناتی ہے چائے،،،، اٹھو اریزے اور چائے بنا کے لاؤ"

"مگر ماما،،،، اس نے کچھ کہنا چاہا

"اگر مگر کچھ نہیں اریزے جو کہا ہے وہ کرو بہت کام چور ہوتی جا رہی ہو تم "نویں نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا،،،، دوسری طرف ادلال صاحب کی آنکھیں چمکی تھیں کیونکہ اسے موقع مل گیا تھا بدلہ لینے کا

"صحیح کہہ رہی ہیں آپ چچی میں کل اسے کہا تھا میرے دوست آئیں ہیں چائے بنا دو اس نے صاف نامیں جواب دے دیا،،،، میں بس چائے بنانے کا کہا زیادہ تو کچھ نہیں کہا تھا "ادلال معصومیت کی تصویر بنے کہہ رہا تھا اور اک نظر اسے دیکھا جو پوری آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی آنکھیں ملنے پہ ادلال نے اک آنکھ دہائی

"بس کیا کروں بیٹا دنیا کی سب سے نکمی اولاد میری ہی ہے،،،،، اور تم کیا ابھی تک یہی کھڑی ہو جاؤ کچن میں "انہوں نے پہلے ادلال کو کہا اور پھر کچھ کہنے کو منہ کھولتی اریزے کو حکم سنایا وہ اک غصے سے بھری نظر ادلال پہ ڈال کر کچن میں چلی گئی

"بچو تمہیں تو میں ایسی چائے پلاؤں گی کے زندگی بھر یاد رکھو گے "اس نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آنکھیں بند کر کے کچھ سوچنے لگی

کچھ دیر بعد دماغ میں ایک آنیڈیا آیا اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور لبوں پہ اک شیطانی مسکراہٹ تھی

"ایسی چائے بناؤں گی کہ ایسی کبھی کسی نے زندگی میں نہیں بنائی ہوگی" اریزے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ لیے بڑبڑا رہی تھی،،،،،،،،،، اس نے پین میں دو کپ پانی کے ڈالے اور گیس جلا کے پین چولے پہ رکھ دیا پھر برائے نام دودھ ڈالا،،،،،،،،،، ڈھیر ساری پتی ڈالی تین چار چمچ چینی ڈالی،،،،،، آخر میں اس نے دو چمچ سرخ مرچ اور نمک کے ڈالے

"اب آئے گا مزا" اس نے ہنستے ہوئے سوچا اور چائے پک جانے پر مگ میں ڈال کہ جا کر مسکراتے ہوئے ادلال کو دی،،،،،،،،،، ادلال نے اس کے مسکرانے پر اک مشکوک نظر اس پہ ڈالی اور اک مگ پہ اور ڈرتے ڈرتے مگ منہ سے لگایا اور اک گھونٹ بھرتے ہی شدید کھانسی کا دورہ پڑا

"یا اللہ،،،،،،،،،، کیا ہو گیا بچے،،،،،،،،،، ادم جاؤ پانی لے کر آؤ" سبین فکر مندی سے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا ادم جلدی سے پانی کا گلاس لے کر آیا

پانی پینے کے بعد ادلال کی حالت تھوڑی سنبھلی،،،،،، اس کا چہرہ اور آنکھیں لال ہو چکی تھیں اس نے کھا جانے والی نظروں سے اریزے کو گھورا تھا گھور تو اسے نوین بھی رہی تھی اس لیے وہ معصوم نظر آنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"کیا ڈالا ہے تم نے چائے میں جو بچے کی یہ حالت ہو گئی ہے" نوین نے اریزے کو گھورتے ہوئے پوچھا

"ارے ماما میں کچھ نہیں کیا شاید اسے میرے ہاتھ کی چائے اتنی پسند آگئی کہ اک گھونٹ میں ساری پینے کی کوشش کر رہا تھا تو یہ حال ہو گیا" اریزے نے معصومیت سے آنکھیں جھپکتے ہوئے کہا

"ہاں چچی صحیح کہہ رہی ہے یہ آپ لوگ پریشان نہ ہوں" ادلال نے اریزے کو گھورتے ہوئے نوین اور سبین کو تسلی دی چائے کا مگ اٹھا کر چلا گیا آخر چائے کو بھی تو ٹھکانے لگانا تھا،،،،، اس کے جاتے نوین سبین بھی اٹھ کر کچن میں چلی گئیں ڈنر کی تیاری کے لیے باقی کاموں کے لیے ملازمہ تھی لیکن کھانا وہ خود ہی بناتی تھیں

"بجو آپ نے چائے کے ساتھ کچھ کیا ہے نا؟؟" ادھم نے کہا

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے" اثرم نے بھی اپنا حصہ ڈالا

"چپ کرو ہم شکلوں نہیں تو کھینچ کے اک جھانپڑ لگاؤں گی یہ جو ہمدردی کا بخار چڑھا ہے نہ دم دبا کے بھاگ جائے گا" اس نے دونوں کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی اور وہ دونوں بس منہ بسور کہہ رہ گئے

"ہاں تو بر خور دار کہا غائب ہوتے ہوا جکل" ملک جبران نے ادلال سے پوچھا اس وقت سب ڈنر کر رہے تھے سربراہی کرسی پہ ملک اللہ یار برجمان تھے اک سائڈ پر ملک جبران ملک مہران اور ادلال برجمان تھے دوسری سائیڈ پر سبین نوین اریزے اور دونوں ہم شکل بیٹھے تھے،،،،، اس وقت دونوں ازلی دشمن بھی سکون سے ڈنر کر رہے تھے کیونکہ اپنے اباؤں کے سامنے دونوں تھوڑے شرافت کے جامے میں رہتے تھے

"کہیں نہیں بابا فائنل نہ ہونے والے تو بس پڑھائی میں مصروف ہوں تھوڑا" ادلال نے کہا

"تو پڑھائی کے بعد کیا ارادے ہیں؟" جبران صاحب نے پوچھا،،،،، باقی سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے

"ابھی کچھ سوچا نہیں بابا" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا

"سوچنا کیا ہے فائنل کے بعد ہمارے ساتھ کام کرو گے جب اپنا اچھا خاصہ بزنس ہے تو باہر کیوں نوکری کے لیے خوار ہونا اپنا ذہن بنانا شروع کر دو اس بارے" جبران صاحب نے کہا

"جی بابا" اس نے فرمانبرداری سے سر ہلایا

"اور اریزے بیٹا آپ کی سٹڈیز کیسی چل رہی،،،،، اور تم دونوں کی؟" جبران صاحب نے اریزے

ادھم اور اثرم سے پوچھا

"بہت اچھی" تینوں نے کہا،،،،، جبران صاحب نے سر ہلایا اور سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے

آج سنڈے تھا تقریباً سب ہی آج لیٹ جاگے تھے ادلال بھی ابھی اٹھ کے شاور لے کے نیچے آیا تھا نوین اور سبین کچن میں تھیں اور ساتھ زبردستی اریزے کو بھی گھسیا ہوا تھا نوین نے جو آملیٹ کے لیے پیاز کاٹنے کے ساتھ ساتھ منہ کے ڈیزائن بنا رہی تھی ملک جبران ملک مہران اور ملک اللہ یار لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

ڈائیننگ ہال سے گزرتے ہوئے اس کی نظر ڈائیننگ ٹیبل پہ پڑے اریزے کے موبائل پر پڑی وہ رک گیا کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں چمکنے لگی اس نے محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی متوجہ تو نہیں پورا اطمینان کر کے اس نے اریزے کا موبائل اٹھایا موبائل پہ کوئی لاک سیٹ نہیں تھا

"ڈنیر کزن آج کہ بعد تمہیں افسوس ہوگا کہ موبائل پہ کوئی لاک کیوں سیٹ نہیں کیا" اس نے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ لیے سوچا اور اپنا مشن شروع کیا ہماری اریزے میڈم ناولز کی دیوانی ہیں اس کے موبائل میں ڈھیر سارے ناولز تھے اور ادلال کا ارادہ اُن سب کو موبائل سے اڑانے کا تھا،،،، اس نے جلدی جلدی ہاتھ چلایا سارے ناولز کا صفایا کر کے موبائل کو واپس اس کی جگہ پر رکھ کر دادا لوگوں کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد ناشتے لگنے کی اطلاع پر سب ڈائننگ ٹیبل پر آئے ناشتہ کرنے کے بعد تینوں باپ بیٹا لان میں چلے گئے اور وہ تینوں بھائی TV لائونج میں ڈائننگ ٹیبل سمیٹ کر اریزے اپنا موبائل اٹھایا تاکہ کوئی ناول پڑھنے کے لیے ڈھونڈ لے اس نے موبائل کھولا تھوڑی دیر بعد اس کی چیخ گونجی

"میرے لے لے لے لے لے لے لے ناو لز زرز زرز،،،، "اریزے کا صدمے سے برا حال تھا

TV لاؤنج میں TV دیکھتے ادلال نے اپنے تاثرات سنجیدہ ہی رکھے

"کیا ہوا؟ کیوں چیخ رہی ہو؟" نوین نے سخت لہجے میں کہا

"ماما میرے موبائل میں میرا اک ناول نہیں" اس نے صدمے سے بھرپور آواز سے کہا

"بہت اچھا ہوا تم بھی ہر وقت انہی میں گھسی رہتی تھی" نوین نے اطمینان سے کہا

"ماما مجھے پکا یقین ہے یہ آپ کے چیمیتے اس پھکے شلجم نے کیا ہے میں چھوڑوں گی نہیں اسے"

اریزے نے دابت پیستے ہوئے کہا اور قدم TV لاؤنج کی طرف بڑھائے پیچھے نوین "ارے" ارے "

کرکتی رہ گئیں

"میرے موبائل میں سے ناولز تم نے ڈیلیٹ کیے ہیں نہ؟" اس نے چیختے ہوئے ادلال سے پوچھا اس کے چیخنے پر ادلال سمیت ادھم اور اثرم نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے تھے "چیخ کیوں رہی ہو کالی مرچی آہستہ بولو ہمیں سنائی دیتا ہے بہرے نہیں ہیں" اس نے کانوں پہ ہاتھ رکھے کہا

"میرے ناولز تم نے ڈیلیٹ کیے ہیں ہاں یا نہ میں جواب دو" اس کی بات کو نظر انداز کر کہ اریزے نے اپنا سوال پوچھا تھا

"اگر کہوں ہاں تووووو؟؟" ادلال نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھ کر کہا "تو میں،،،، میں،،،، غصے کی زیادتی سے اریزے کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بولے کیا "ڈسٹر کرزن مجھے جو شہکار چائے پلائی ہے نا تم نے یہ اسی کا بدلہ ہے،،،، پنکا ازناٹ چنگا،،،، آئندہ احتیاط کرنا" ادلال نے اسے چڑاتے ہوئے کہا "چھوڑو گی نہیں تمہیں میں" اریزے غصے سے کہتے پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی

www.urdu novelsmania.com

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے اریزے اور ادلال کی لڑائیاں ویسے ہی ہوتی تھیں لیکن آج کل تھوڑا سکون تھا کیونکہ ادلال کے فائنل زہور ہے تھے اس لیے وہ کم کم ہی اپنے کمرے سے باہر نکلتا تھا اس کیے اریزے میڈم بھی کو بھی اس سے الجھنے کا موقع کم ہی ملتا تھا اس لیے آج کل اس کہ ہاتھ ادھم اور اثرم لگے ہوئے تھے مجال ہے جو وہ انہیں آرام سے بیٹھنے دے

"میں نے تم لوگوں کو اک خاص وجہ سے یہاں پہ بلایا ہے" ملک اللہ یار نے کہا اس وقت ان کے کمرے میں ان کے دونوں بیٹے اور دونوں بہنیں موجود تھیں جن سے وہ مخاطب تھے

"میں نے اک فیصلہ کیا ہے اور امید کرتا ہوں تم لوگوں کو اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہوگا" ملک اللہ یار نے مزید کہا

"کیسا فیصلہ بابا جان؟" ملک جبران نے ان سے پوچھا

"میں چاہتا ہوں تم لوگ ہمیشہ ایسے ہی اک دوسرے سے جڑے رہو اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ،،،،،،،،،، وہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھرے سب کی سوالیہ نظریں انہی پہ جمی تھیں

"کہ ادلال اور اریزے کی شادی کر دی جائے" ان کی بات مکمل کرتے جبران اور سبین نے خوشی سے مہران اور نوین نے خیرت سے انہیں دیکھا

"تم لوگوں کو کوئی اعتراض تو نہیں؟؟" انہوں نے چاروں پہ اک نظر ڈال کر پوچھا

"نہیں اعتراض تو کوئی نہیں لیکن دونوں ابھی پڑھ رہے ہیں" ملک مہران نے کہا

"اور دونوں جھگڑتے رہتے آپ کے سامنے ہی تو ہے شاید بچے ہی نہ مانیں" نوین نے جھجکتے ہوئے کہا

"ہاں تو ہم کونسا ابھی ہی شادی کر رہے ابھی بس تم لوگوں سے بات کی ہے بچوں سے تب ہی کروں گا جب ادلال کسی مقام پہ پہنچے گا،،،،،،،، اور رہی بات ان کے نہ ماننے کی تو میں بھی ان کے باپوں کا باپ ہوں مجھے پتہ انہیں کیسے منانا وہ بعد میں دیکھیں گے" ملک اللہ یار نے کہا

"تم لوگ بتاؤ تم لوگوں کو تو کوئی اعتراض نہیں؟" انہوں نے دوبارہ پوچھا تو چاروں نے نفی میں سر ہلایا یوں یہ محض برخاست ہوئی

اللہ اللہ کر کے ادلال کے پیپر ز ختم ہوئے آج اس کا آخری پیپر تھا اور اریزے میڈم تیار تھی پھر سے کوئی نئی شرارت کرنے کے لیے اسی مقصد کے لیے اس نے آج کالج سے چھٹی کی تھی اور نوین کے سامنے پیٹ درد کا بہانا کیا تھا

دوپہر کا وقت تھا اریزے دے بے قدموں اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھ کر اچھی طرح اس بات کی تسلی کی کے دادو ماما اور تائی ماما اپنے روم میں ہیں

اور اپنے قدم ادلال کے روم کی طرف بڑھائے اسے پتہ تھا ادلال یونی سے آتے ہی لمبی تان کے سوائے گالیکن اریزے میڈم کا سوچنا تھا کہ پہلے ہی بہت دن اسے سکون سے گزارنے دیے ہیں اب مزید اور نہیں اس لیے مشن پہ نکلی تھی

اس نے روم میں قدم رکھنے سے پہلے پھر اک دفعہ ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی ہے تو نہیں پھر روم میں داخل ہو کے دروازہ بند کیا اس نے سب سے پہلے روم فریزر سے پانی کی بوتل نکال کر پورے بیڈ کو گیلایا پھر صوفے کے ساتھ بھی یہی کیا پھر الماری کھول کے اس کے سارے کپڑوں کو ہینگر سے اتار کے گول مول کر کے الماری میں رکھے پھر الماری بند کر کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی طرف آئی اور اس پہ پڑی ادلال کی تصویر کو اٹارکھ کر اک آخری نظر کمرے پہ ڈال کے کمرے سے باہر نکلی اور ادھر اُدگر دیکھا

کوئی ہے تو نہیں پھر جلدی سے اپنے روم کی طرف بڑھی کیونکہ اسے پتہ تھا ادلال آنے والا وہی اس لیے اس سے پہلے جا کر اسے سونے کا نائٹ کرنا تھا تاکہ اس پہ کسی کو شک نہ ہو

ادلال تھا کہ ہو گھر آیا پہلے پیپر پھر دوستو سے ملنے ملانے میں لگے رہے اور اب اس کا ارادہ سونے کا تھا تاکہ اتنے دنوں کی تھکن اُتر سکے اس نے کمرے میں داخل ہو کر لائٹ آن کی اور بیڈ پہ بیٹھا تاکہ شوز اتار سکے بیڈ پہ بیٹھتے ہی وہ اچھل کے کھڑا ہوا جیسے بیڈ کو سپرنگ لگے ہوں وہ خیرانی سے کھڑا ہو کر بیڈ کو دیکھتے سوچ رہا تھا یہ کیلا کیسے ہوا پھر یہ سوچ کے صوفے کی طرف بڑھا کہ پہلے شوز اتار کہ پھر فریش ہو کہ ماما سے پوچھتا ہوں بیڈ کو کیا ہو

صوفے بیٹھتے وہی بیڈ والا حال ہوا وہ سوچ میں پڑ گیا پہلے بیڈ اور پھر صوفہ پھر کچھ سوچ کے تیزی سے الماری کی طرف بڑھا الماری کا پٹ کھولا ہی تھا کہ سارے کپڑے آکر اس کے پیرو میں سلامی دینے لگے اس کا خیریت سے بھرا حال ہو گیا اچانک اس کی خیریت غصے میں تبدیل ہو گئی کیونکہ اسے یاد آیا تھا آج اریزے کا بج نہیں گئی تھی یقیناً یہ اسی کا کام تھا

"ماما،،،،، ماما،،،،، اس نے غصے سے تیز آوازیں سبیں کو آوازیں دی

"کیا ہو گیا ہے ادلال کیوں شور مچا رہے ہو" سبیں اور نوین دونوں اس کی آواز سن کے اس کے کمرے میں آئیں اور سبیں نے اس سے پوچھا

"ماما یہ دیکھیں اپنی چیمٹی کے کام میری ساری کبرڈ کا ستیاناس ماردیا اور بیڈ اور صوفہ بھی گیلا کر گئی تاکہ میں سو نہ سکوں" ادلال نے دانت پیستے ہوئے پہلے الماری کی طرف اشارہ کیا پھر صوفے اور بیڈ کی طرف ان دونوں نے خیرانی سے سارا کچھ دیکھا

"ارے نہیں بیٹا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی اریزے تو اپنے کمرے میں سو رہی ہے اس کے پیٹ میں درد ہے صبح سے" نوین نے کہا

"نہیں بھو ادلال ٹھیک کہہ رہا یہ اریزے ہی نے کیا ہو گا وہ کہاں چین لینے دیتی ہے میرے بچے کو" نوین نے سخت لہجے میں کہا اور اریزے کو آوازیں دینے لگی

"اریزے،،،،، اریزے باہر آؤ"،،،،،

"چل بھی آگئی تیری شامت اٹھ جا اریزے عزت افزائی کروانے کے لیے" اریزے نے خود کو بھی مخاطب کرتے ہوئے کہا اور منہ پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے باہر گئی آخر کو ثابت بھی تو کرنا تھا کہ وہ سوئی ہوئی تھی

"جی ماما" ادلال کے روم میں جا کر اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

"ادلال کے کمرے کا یہ حال تم نے کیا ہے؟" نوین نے اس سے سخت لہجے میں پوچھا اریزے نے اک نظر ادلال کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا

"نہیں ماما میں تو سوئی ہوئی تھی پیٹ میں درد تھا اس لیے ہی تو چھٹی کی کالج سے" اریزے نے ویسے ہی معصومیت سے جواب دیا

"دیکھا میں کہا تھا نا بچی سوئی ہوئی ہے ایویں اسے اٹھا دیا" سبین نے پیار سے اریزے کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

"بجویں ماں ہوں اس کی مجھے اچھی طرح پتا کہ یہ اسی کا کام ہے اسے پتہ تھا آج ادلال کا آخری پیر ہے گھر آ کے وہ سونے گا کیونکہ ہمیشہ آخری پیر کے بعد گھر آ کر وہ سوتا ہے اور اس نے اتنے دن کچھ نہیں کیا یہی سب کرنے کے لیے ہی تواج کا بج سے بھی بہانا بنا کر چھٹی کی "نویں نے اسے گھورتے ہو کہا تو اریزے مزید نویں کے ساتھ چکی

"اما چچی آپ لوگ جانیں صوفہ اور بیڈ تو چینج کرنا پڑے گا لیکن کبر ڈیسی سیٹ کرے گی" ادلال نے اسے گھورتے ہوئے نویں اور سبین سے کہا نویں نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ سبین نے کچھ کہنا چاہا تو نویں ان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گئی ادلال نے اگے بڑھ کر دروازہ بند کیا "چلو میری کبر ڈیسیٹ کرو جیسے خراب کی ہے" ادلال نے اریزے کو کہا جبکہ اریزے اس کی بات سن کے بھی ویسے ہی کھڑی رہی

"تو تم نہیں کرو گی؟" ادلال نے اسے ویسے ہی کھڑے دیکھ کر کہا تو اریزے نے نفی میں سر ہلایا ادلال نے اک نظر اسے دیکھ کر گہرا سانس بھرا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا،،،،

"تو تم نہیں کرو گی" ادلال نے اسے ویسے ہی کھڑے دیکھ کر کہا اریزے نے نفی میں سر ہلایا ادلال نے اک نظر اسے دیکھ کر گہرا سانس بھرا اور اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

وہ جو آرام سے کھڑی تھی اسے کے اک دم کھینچنے سے اس کی طرف کھینچتی گئی اریزے نے بے ساختہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے خود کو اس سے ٹکرانے سے روکا اریزے کے سنبھلنے سے پہلے اس کے دونوں بازو ادلال نے کہنیوں سے زہ اوپر سے جھکڑے تھے اریزے اب منہ اٹھائے حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ اس سے اس بات کی اُمید بالکل نہیں رکھتی تھی

"ہاں تو کیا کہہ رہی تھی اب کہو" اس نے اریزے کے کان کے پاس جھکتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھا

"م۔ م۔ میں کہہ رہی تھی کہ میں ک۔ کرتی ہوں سیٹ کبرڈ" اریزے نے ہکلاتے ہوئے کہا

"گڈ گرل جلدی کرو" اس نے اریزے کے بازو چھوڑتے ہوئے کہا اریزے جلدی سے کبرڈ کی طرف گئی اور نیچے سے کپڑے اٹھا کر ہینگ کرنے لگی

"ان میں سے اک سوٹ پریس بھی کرو ابھی" ادلال نے کہا اس نے اثبات میں سر ہلایا اور سارے کپڑے ہینگ کر کے الماری میں رکھنے کے بعد اک سوٹ پریس کر کے بیڈ پہ رکھا اور جلدی سے وہاں سے نکلنے لگی اچانک ادلال نے اس کی کلائی پکڑی

"آج تو چھوڑ رہا ہوں اُنہ ایسا کچھ کیا تو سزا ملے گی" اس نے کہا تو اریزے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ہاتھ چھوڑتے ہی وہاں سے بھاگنے کے انداز سے نکلی اور اپنے کمرے میں جا کر بریک لگائی

اس نے اپنے بے ترتیبی سے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھا آج پہلی بار اس کے قریب گئی تھی اسے بہت عجیب لگ رہا تھا

"دفعہ کرو اس لو فر انسان کو" اریزے اس پہ لعنت بھیج کر خود کو نارمل کرنے لگی

"بابا جان ان کی شادی کروانا چاہتے ہیں اور ان کے جھگڑے ہی ختم نہیں ہو رہے" نوین نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا

"نہ غصہ کیا کرو نوین ان کی ہی وجہ سے گھر میں رونق ہے" سبین نے مسکراتے ہوئے کہا

اتنے میں فریش سا ادلال وہاں آیا تھا دونوں نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا

"تم نے تو سونا تھا نا" سبین نے اس سے پوچھا

"آپ کہ چیتی نیند اڑا گئی ہے اب کہاں نیند آنے گی" اس نے اس لمحے کو سوچتے ہوئے کہا تھا جس میں وہ اس کے قریب آ کر کچھ دیر کے لیے اس کی دھڑکنوں میں ادھم مچا گئی تھی

"ہیں کیا مطلب؟؟" سبین نے تعجب سے کہا

"میرا مطلب ہے کہ اتنا ڈرامہ کیا ہے اب تو نیند بھی اڑ گئی اور ویسے بھی بیڈ گیلا سونا کہاں تھا" اس نے سنہلے ہوئے کہا جس پہ سبین نے سر ہلایا

نوین تو آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کے واری صدقے جارہی تھی کہ بیٹھے بیٹھائے اتنا اچھا لڑکا مل گیا

اپنی نکمی بیٹی کے لیے) حائے یہ ماؤں کی سوچیں اپنی بیٹی نکمی اور داماد دنیا کا سب سے سمجھدار انسان لگتا ہے (

ادلل نے جبران صاحب کے ساتھ آفس جانا شروع کر دیا تھا اس کا رزلٹ بھی آچکا تھا اس نے یونی

میں ٹاپ کیا تھا

آج کل پھر گھر کی فضا پر سکون تھی کیونکہ اریزے میڈم کے اپنے پیپرز جو سٹارٹ ہو چکے تھے اور ادلال آفس میں بڑی ہوتا اس لیے دونوں کا ٹاکرا کم ہی ہوتا تھا

اریزے کے سارے پیپرز ہو چکے تھے بس کاسٹ اکاؤنٹنگ کا رہ گیا تھا جو کہ تین دن بعد تھا ادلال جو کہ موقع کی تلاش میں تھا کہ اس سے کب بدلہ لے اسے وہ موقع مل چکا تھا

اریزے کا پیپر تین دن بعد تھا ادلال کا ارادہ اس کا اک دن ضائع کرنے کا تھا اس لیے اس نے اریزے کی بک اور فولڈر جس پہ numericals حل تھے چھپا دیے اور خود آفس چلا گیا

"ماما آپ نے میرا فولڈر اور بک کہیں دیکھی؟" اریزے نے نوین دے پوچھا جنہوں نے نفی میں سر ہلایا اریزے پورا دن ڈھونڈتی رہی اسے دونوں چیزیں نہیں ملنی تھی تو نہیں ملی ادلال کی طرف اس کا

دھیان ہی نہیں گیا کہ وہ پیپرز میں بھی اپنا بدلہ پورا کر سکتا

شام کو ادلال آفس سے آیا تو وہ لاؤنج میں اسے منہ بنا کے بیٹھے پایا

"کیا ہو کرن ایسے کیوں بیٹھی ہو؟" اس نے اریزے سے پوچھا

"میں پیپر کی تیاری کرنی لیکن بک اور فولڈر نہیں مل رہے" اس نے منہ بنا کر کہا ابھی خود پریشان تھی

اس لیے سیدھا جواب دیا ورنہ اریزے اور ادلال کو سیدھا جواب دے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا

"ارے کرن تمہاری بک اور فولڈر صبح میں اپنے سٹڈی ٹیبل پہ دیکھے لیکن تب مجھے نہیں پتہ تھا وہ

تمہارے ہیں" اس نے مسکراہٹ چہرے پہ لیے اریزے سے کہا اریزے نے جھٹکے سے اس کی

طرف دیکھا اور اس کی مسکراہٹ سے اسے سب پتہ چل گیا آخر اس سے بہتر کون جانتا تھا اس

مسکراہٹ کو ہر الٹا کام کر کے چہرے پہ مسکراہٹ لیے ہی بتاتی تھی

"تمسم،،، اچھا نہیں کیا تم نے" اریزے نے غصے سے بھرے لہجے میں کہا
 "کیا کروں کزن تم سے ہی سیکھا ہے یہ سب" ادلال نے اریزے کو مزید تپاتے ہوئے کہا
 اریزے غصے سے پیر پٹ کر وہاں سے چلی گئی یہ سوچ کر کوئی نہیں دودن ہیں پیر میں پیچھے سے ادلال
 ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

آج اریزے کا آخری پیر بھی ختم ہو گیا تھا گھر آ کر وہ لمبی تان کر سو گئی تھی
 ابھی اس کی آنکھ کھلی ٹائم دیکھا تو مغرب ہونے والی تھی ہاتھ منہ دھو کر باہر نکلی تو نوین سبین لاؤنج
 میں بیٹھی تھیں اور ادھم اور اثرم TV کے آگے بیٹھے تھے
 دادو اس ٹائم اپنی سڈی میں ہوتے تھے جبران صاحب مہران صاحب اور ادلال تھوڑی دیر پہلے آفس
 سے آئے تھے وہ لوگ اپنے رومز میں تھے
 وہ جا کر ادھم اور اثرم کے پاس بیٹھی
 "چلو بھی ہم شکو بڑی کر لی موجیں اب میری باری" اس نے ان سے ریموٹ چھینتے ہوئے کہا
 "قسم سے بوجب تک آپ کے ایگزٹرز چل رہے تھے ہمارے گھر میں سکون تھا" ادھم نے منہ
 بناتے ہوئے کہا جس کے جواب میں اریزے نے "اونہ" کہا اور TV کی طرف متوجہ ہو گئی

"اریزے بچے پیر زکیسے ہوئے آپ کے؟؟" ملک اللہ یار نے اریزے سے پوچھا اس وقت سب ڈنر
 کر رہے تھے

"جی دادو بہت اچھے ہوئے" اریزے نے مسکراتے ہوئے کہا

"یہ تو جب رزلٹ آئے گا تب ہی پتہ چلے گا" ادلال نے بیچ میں اپنی ٹانگ اڑانا ضروری سمجھی جس پہ اریزے نے اسے گھور کر دیکھا اگے سے ادلال نے دانتوں کی نمائش کی

"اچھا بس اب آپ دونوں شروع نہ ہو جانا" دادا نے تنبیہ لہجے میں دونوں کو کہا

"اور آپ چاروں مجھے ڈنر کے بعد مجھے میرے کمرے میں ملیں مجھے آپ لوگوں سے ضروری بات کرنی

ہے" ملک اللہ یار نے سبین نوین جبران اور مہران سے کہا جس پہ انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

ڈنر کے بعد ادلال اپنے روم میں چلا گیا کہ اسے اک important پراجیکٹ پہ کام کرنا تھا اریزے

ادھم اور اثر مٹی وی کے آگے بیٹھ گئے جبکہ سبین نوین جبران صاحب مہران صاحب ملک اللہ یار کے

کمرے میں گئے

"میں کچھ عرصہ پہلے آپ سے اک بات کی تھی اگر آپ کو یاد ہو؟" ملک اللہ یار نے چاروں کو دیکھتے

ہوئے کہا

"جی یاد ہے" چاروں نے اثبات میں سر ہلایا

www.urdu novels mania.com

"مجھے لگتا ہے اس بات کو آگے بڑھانا چاہیے ماشاء اللہ اب ادلال بھی آفس جانا شروع کر لیا اور

اریزے بھی اپنے امتحانات سے فارغ ہو چکی ہے آپ کا کیا خیال ہے؟" انہوں نے پوچھا

"بابا جان جیسے آپ کو بہتر لگے" ملک جبران نے کہا

"ٹھیک ہے پھر سبین بیٹا کل آپ ادلال سے بات کر لے گا اور نوین بیٹا آپ اریزے سے "ملک اللہ یار دونوں بہنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس پہ دونوں نے اثبات میں سر ہلایا پھر ادھر ادھر کی دو چار باتیں کر کے سب سونے کے لیے اُٹھ گئے

[illegible]

"ہاں کیوں کوئی اعتراض ہے تمہیں؟" انہوں نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر کہا
 "مگر ماما،،،،، اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے

"کیا مگر؟" انہوں نے پوچھا

"کچھ نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ اریزے سے پوچھ لیں" اس نے گہرا سانس بھرتے ہو کر کہا
 "میں ابھی بابا جان کو جا کر بتاتی ہوں تمہیں کوئی اعتراض نہیں" انہوں نے خوشی سے بے حال ہوتے
 ہوئے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا وہ ان کے خوشی سے متمتاتے چہرے کو اک نظر دیکھ کر ہلکا سا
 مسکرایا

"اریزے یہاں آؤ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے" نوین نے اریزے کے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے
 اسے کہا وہ جو صوفے پہ نیم دراز ناول پڑھنے میں مگن تھی ان کی آواز پہ چونک کر ان کی طرف متوجہ ہوئی
 "جی ماما" صوفے سے اٹھ کے بیڈ پہ آتے اس نے کہا
 "جیسے کہ تمہارا گریجویشن کمپلیٹ ہو گیا ہے کچھ دن تک رزلٹ بھی آ جائے گا ہم لوگوں نے اک فیصلہ
 کیا ہے تمہارے لیے،،،،، انہوں نے کچھ دیر کا توقف کیا تھا اریزے کی سوالیہ نظریں ان پہ ہی جمی
 تھی

"کہ تمہاری اور ادلال کی شادی کر دی جائے" انہوں نے اس کے سر پہ بمب پھوڑا تھا وہ پھٹی پھٹی
 نظروں سے انہیں دیکھے جا رہی تھی

"واٹ؟؟؟؟؟؟؟؟؟ نو،، نیوز،،،،، ایسا نہیں ہو سکتا "تھوری دیر بعد سنہیلے اس نے تقریباً بیچ کر کہا

"کیوں؟؟؟ ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟؟؟" انہوں نے دانت پیستے اس سے سخت لہجے میں پوچھا
 "آپ نے دیکھا نہیں کیسے مجھ سے لڑتا ہے اور مجھے کالی مرچی بھی کتنا ہے" اس نے منہ بناتے
 ہوئے کہا

"تو تم کونسا اسے بخشی ہو اس سے بھڑک کر تو تم لڑتی ہو اس سے" انہوں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "جو بھی ہو میں نے کہہ دیا نہ مجھے اس سے شادی نہیں کرنی تو نہیں کرنی" اس نے ہٹ دھرمی سے کہا "تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ اتنا اچھا اور قابل انسان تمہارے ساتھ جڑے" انہوں نے غصے سے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں ان کے جاتے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی

"باباجان،،، باباجان اولال مان گیا "سبین نے خوشی سے ملک اللہ یار سے کہا جنہوں نے خوشی سے بے ساختہ "ماشاء اللہ" کہا ان کے کمرے میں ان کے دونوں بیٹے بھی برجمان تھے
تھوڑی ہی دیر میں نوین سنجیدہ تاثرات سے وہاں داخل ہوئیں سب کی سوالیہ نظریں ان کی طرف اٹھی
"اریزے نہیں مانی" نوین نے سر جھکا کر کہا ان کی بات پہ سب کے متمماتے چہرے بچھ گئے
"کیوں؟ کیوں؟ کیوں نہیں مانی؟؟؟ میں خود اس سے بات کرتا ہوں" ملک مہران نے غصے سے کہا اور
اٹھنے لگے

"نہیں بیٹھو تم — تم کچھ نہیں کو گے اسے —" انہوں نے پرسوچ آواز میں کہا سب کی سوالیہ نظریں ان کی جانب اٹھی جو خلا میں دیکھتے کچھ سوچ رہے تھے

"تمہاری ہمت کیسے ہوی انکار کرنے کی؟" اریزے بیٹھی موبائل کے ساتھ چھپر چھاڑ کر رہی تھی کہ دروازہ اک دھماکے سے کھلا اور ادلال آندھی طوفان بنے اندر داخل ہوا اور اس کا بازو پکڑ کے اک جھٹکے سے اٹھا کر اپنے مقابل کھڑا کیا اریزے سنبھل کر سر اٹھا کر اسے دیکھا اک پل کو تو اس کی غصے سے لال آنکھوں دیکھ کر ڈر گئی تھی پر خود نارمل ہی رکھا

ادلال کو جس ٹائم سے پتا چلا تھا کہ اریزے نے انکار کر دیا ہے اس وقت سے اک ان دیکھی آگ میں جل رہا تھا جب غصہ برداشت سے باہر ہو تو اریزے سے جواب طلب کرنے آگیا

"میری زندگی میری مرضی میں جو بھی کروں" اریزے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہٹ دھرمی سے بولی اور ساتھ اپنا بازو پھڑوانے کی کوشش کی اس کی بات سن کے ادلال نے اس کا دوسرا بازو بھی جھکڑ کر خود سے مزید قریب کیا جیسے ہی ادلال کی سانسیں اس کے چہرے پہ پڑی اس کا دل تیزی سے دھڑکا اور سانسیں بے ترتیب ہوئیں اس نے پھر خود کو پھڑوانے کی کوشش کی

"تمہیں پتہ ہے تم بہت پچھتاؤ گئی" ادلال نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سخت لہجے میں کہا اور اس کے بازوؤں پہ مزید گرفت سخت کی اریزے کو لگ رہا تھا جیسے اس کی انگلیاں بازوؤں میں پیوست ہو گئی ہوں

"میرے بارو چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے" اریزے نے آنسو بھری آنکھوں سے کہا جبکہ ادلال تھوڑی دیر اسے خاموشی سے دیکھتا رہا

"میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم" ادلال اسے بیڈ پہ دکھا دے کروہاں سے تیزی نکلتا گیا اور اریزے بیڈ پہ گرتے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیوں رو رہی بس اسے شدید رونا آ رہا تھا

"اللہ جی آپ کو پتہ ہے نہ میں بچپن سے اسے کتنا چاہتا ہوں۔۔۔ اور اس چاہت کی بھنک اسے تو کیا کسی کو بھی نہیں لگنے دی۔۔۔ کہ میری پاکیزہ محبت کہیں دغدار نہ ہو جائے۔۔۔ لیکن پھر بھی میں آج ہار گیا۔۔۔ دھتکار دیا اس نے مجھے۔۔۔ اللہ جی میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ اللہ جی اس کا دل میرے حق میں موم کر دیں۔۔۔ اسے میرے نصیب میں لکھ دیں"۔۔۔

رات کے آخری پہر جب سب سو رہے تھے وہ اللہ کے آگے رو رہا تھا اپنی محبت کو پانے کے لیے گر گڑا رہا تھا اپنے رب کے سامنے اور خدا تو کہتا ہی یہی ہے "مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا" تو کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کا بندہ اس سے رو کے گر گڑا کے ،،، سارے دنیا کے در کے چھوڑ کے اس کے در سے مانگ رہا ہو اور وہ اپنے بندے کو نہ نوازے

اب بس دیکھنا یہ تھا کہ اس کی مراد کب بھر آتی ہے

آجکل ملک ہاؤس کی فضا بوجھل سی تھی وہی ملک ہاؤس جہاں اریزے اور ادلال کی لڑائیوں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں وہاں معنی خیزی سی خاموشی پچھائی ہوئی تھی

ادلال آفس سے آکر اپنے کمرے تک محدود ہو جاتا تھا اریزے کو دیکھنا تو جیسے اس نے خود پہ حرام کر لیا تھا اس پہ اک نظر تک ڈالنا گوارا نہیں کرتا اور اریزے آجکل کو کنگ سیکنے میں مصروف تھی اور فارغ وقت میں وہ بھی اپنے کمرے میں بند رہتی اسے حیرت ہوتی کے اس سے کسے نے اس بارے کوئی باز پرس نہیں کی

ادھم اور اثرم پوری کوشش کرتے تھے کہ اریزے پہلے جیسی ہو جائے اس لیے اس کے سامنے اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتے لیکن اریزے انہیں بھی نظر انداز کر کے اپنے کام میں مصروف ہو جاتی

"تائی ماما آپ کو برا لگا ہو گا نہ آپ کو مجھ سے نفرت بھی ہو رہی ہوگی؟" آج معمول کی طرح سارے کاموں سے فارغ ہو کر کمرے میں بند ہونے کی بجائے لاؤنج میں سبین کی گود میں سر رکھ کر لیٹی تھی اک دم سے نظریں جھکا کر اس نے سبین سے پوچھا

"نہیں میرے بچے مجھے برا نہیں لگا میری اپنی تو کوئی بیٹی نہیں آپکو ہمیشہ اپنی بیٹی کی طرح سمجھا اس لیے میری یہی دعا ہے آپ جہاں رہو خوش رہو" انہوں نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا

ان کی بات سن کر اریزے کی آنکھوں میں نمی چمکی جسے اس نے آنکھیں بند کر کے سبین سے چھپایا تھا

"اریزے مجھے تم سے بات کرنی ہے" نوین نے اریزے کے کمرے میں داخل ہوتے سپاٹ آواز میں کہا جب سے اریزے نے انکار کیا تھا وہ اسے کم ہی مخاطب کرتی تھیں

"جی ماما" اریزے نے دھیمی آواز میں کہا

"کل تیار رہنا تمہاری ثمرین خالہ آرہی ہیں تمہارے لیے اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر" انہوں نے اپنی

چھوٹی بہن کا حوالہ دے کر کہا وہ تین بہنیں تھیں سبین نوین اور ثمرین — ثمرین کی شادی اپنے

ماموں زاد سے ہوئی ان کے دوہی بچے اک بیٹا اک بیٹی

ان کی بات سن کر اریزے نے بے یقینی سے انہیں دیکھا

"ل — لی — لیکن ماما،،،" اس نے ٹوٹی پھوٹی آواز میں کچھ کہنا چاہا

"لیکن ویکن کچھ نہیں کل تیار رہنا اک بات ہم نے مانی تمہاری اب تم ہماری مانو گی" وہ اریزے کو

قطعیت سے کہتی اٹھ کے کمرے سے چلی گئیں

اریزے ان سے کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی لیکن آنسوؤں کی وجہ سے آواز کہیں خلق میں دب گئی تھی

ملک جبران اور ملک مہراں آج آفس نہیں گئے تھے جبکہ اک ضروری میٹنگ کی وجہ سے ادلال گیا تھا

آفس کیونکہ تینوں میں سے کسی اک کا لازمی تھا میٹنگ میں شامل ہونا چونکہ ملک جبران اور ملک مہراں

مہمانوں کی وجہ سے نہیں جاسکے تھے اس لیے ادلال چلا گیا تھا

مہمان آچکے تھے اس وقت سب لاؤنج میں بیٹھے گپ شپ لگا رہے تھے

"ارے میری ہونے والی بہو کو تو بلاؤ کب سے آ کے بیٹھنے بھی نہیں آئی" یہ آواز ثمرین کی تھی

"اسلام علیکم" ابھی کوئی کچھ کہتا کہ اریزے چائے لے کر لاؤنج میں داخل ہوئی اس کی آواز پہ سب اس

کی جانب متوجہ ہوئے

"ارے میری جان کیسی ہو؟" اس کے چائے ٹیبل پہ رکھتے ثمرین آگے بڑھ کر اس کی پیشانی چوم کر گلے سے لگاتے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں خالہ جانی آپ کیسی ہیں؟" اس نے جبراً مسکراتے ہوئے پوچھا

"میں بھی ٹھیک" انہوں نے مسکرا کے کہا

پھر دو چار ادھر ادھر کی باتیں کر کے ثمرین اصل بات کی جانب آئیں

"خالو جان آپ کو پتہ تو ہے میں کس مقصد کے لیے آئی ہوں،،،" ثمرین نے بات کا آغا کرتے ہوئے ملک اللہ یار سے کہا

"پلیز اپنی بیٹی کو میری بیٹی بنا دیں" ثمرین نے ملتی لہجے میں کہا جس پہ ملک اللہ یار نے اک نظر بیٹے ہوؤں کو دیکھا چاروں نے ہاں میں سر ہلایا پھر ثمرین کی طرف متوجہ ہوئے

"عدیل ماشاء اللہ گھر کا ہی بچہ ہے دیکھا بھالا ہے ہمیں اس رشتے پہ کوئی اعتراض نہیں" ملک اللہ یار کہہ رہے تھے

ہاں کہتے ہی ثمرین نے بے ساختہ اریزے کا ماتھا چوما جو اس دوران بالکل بت بن کے صوفے پہ سر جھکا کر بیٹھی تھی

www.urdu novelsmania.com

"پھر دیر کیسی میں انگوٹھی ساتھ لائی ہوں ابھی پہنا کر منگی کی رسم کر لیتے ہیں اور ساتھ شادی کی تاریخ طے کر لیتے ہیں" ثمرین نے ہتھیلی پہ سرسوں جمانے والی بات کی اور ملک اللہ یار کے سر ہلاتے ہی انگوٹھی اریزے کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ڈالی اریزے بس خالی خالی نظروں سے اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی

پھر وہ لاؤنج سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے ان لوگوں نے باہمی مشاورت سے اگلے مہینے کی
بیس تاریخ فائنل کی شادی کی

"مبارک ہو کزن سنا ہے منگنی ہو گئی" اریزے کو کچن میں اکیلی دیکھ کر ادلال نے کہا اس دن کے بعد
وہ آج اریزے سے مخاطب ہوا تھا

"خیر مبارک" اس نے سپاٹ آواز میں کہا

"لگتا ہے خوش نہیں ہو اس رشتے سے" ادلال نے بغور اسے دیکھتے کہا

"میں بہت خوش ہوں اگر نہ ہوتی تو یہ انکھوٹھی میری انگلی میں نہ ہوتی" اریزے اپنا باتیاں ہاتھ اسے
دیکھا کر کہا جس کی تیسری انگلی میں موجود وہ انکھوٹھی ادلال کو اپنی جگہ ٹھٹھا گئی اور وہاں سے چلی گئی وہ

ابھی حیرت زدہ وہی کھڑا تھا کہ ملازمہ نے اکر اسے دادا کا پیغام دیا کہ وہ بلا رہے ہیں اسے وہ حیرانی
جھٹکتے دادا کے روم کی طرف بڑھ گیا

"جی دادا آپ نے بلایا" اس نے کمرے میں داخل ہو کر کہا

"ہاں برخوردار آؤ بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے" انہوں نے اسے بیٹھنے کو کہا اور اس کے بیٹھتے انہوں

نے بات آغاز کیا جوں جوں وہ ان کی بات سن رہا تھا اس آنکھیں حیرت سے پھٹی جارہی تھیں اور آخر
میں اس کے چہرے پہ اک مسکراہٹ چمکی تھی

دن تیزی سے گزر رہے تھے دونوں طرف شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی اریزے نے ہر چیز سے خود کو لاتعلق کر لیا وہ اریزے جو ہر وقت چمکتی رہتی تھی اب بالکل چپ ہو گئی تھی اس کی ساری شاپنگ بھی سبین اور نوین کر رہی تھیں انہوں نے بہت دفعہ اسے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ شاپنگ پہ کے بعد میں سب کچھ استعمال تم نے کرنا ہے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ "اسے ان کی پسند پہ پورا یقین ہے" وہ سب کچھ خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی اسے خوش ہونا چاہیے تھا کہ اس کی اپنے ازلی دشمن سے جان چھوٹ رہی ہے وہ خوش ہونا بھی چاہتی تھی لیکن ہو نہیں پار رہی تھی اس کے دل کی حالت عجیب تھی وہ خود اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی سب نے اس کی حالت نوٹ کی تھی لیکن کہا کسی نے کچھ نہیں کہ اسکا اپنا فیصلہ تھا یہ

اس دوران ادلال اس پہ طنز کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا آج بھی ثمرین اسے ساتھ لے جانے آئی تھیں کہ وہ ویسے کا ڈریس اپنی مرضی کا لے لے لیکن اس نے صاف انکار دیا اس لیے وہ ساتھ نوین اور سبین کو لے گئی تھیں

اس وقت گھر میں صرف اریزے ادلال اور دادا تھے۔ ادلال کی تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ آفس نہیں گیا تھا ابھی بھی اس کے سر میں درد تھا وہ چائے کا ملازمہ کو کہنے کچن کی طرف آیا تھا کہ لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی اریزے کو دیکھ کر رک گیا جو خلا میں نہ جانے کیا دیکھ رہی تھی

"کزن کیا اک کپ چائے بنا دو گی" اس نے اریزے سے کہا جس پہ اس نے چونک کر اسے دیکھا پہلے سوچا منع کر دے پھر کچھ سوچ کر ہاں میں گردن ہلائی اور اٹھ کے کچن کی طرف بڑھی

"بنا کر میرے روم میں دے جانا" ادلال یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

اب اریزے چائے بنا کر یہ سوچ رہی تھی خود دینے جانے یا ملازمہ کے ہاتھ دے بھیجے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد چائے کا گگ اٹھا کر اس کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے دروازے پہ کھڑے ہو کر گہرا سانس بھرا اور دستک دی "کمنگ" کی آواز پہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی سامنے ہی وہ بیڈ پہ لیٹا انگلیوں سے اپنی کنپٹیاں دبا رہا تھا اس کے جاتے وہ اٹھ کے بیڈ گیا اس نے چائے سا نیڈ ٹیبل پہ رکھی اور کمرے سے جانے لگی

"آج تو ثمرین خالہ آئی تھیں نہ تمہیں شاپنگ پہ لے جانے کے لیے گئی نہیں تم؟" اس نے

سوالیہ انداز میں اریزے سے پوچھا

"نہیں" اس نے مختصر جواب دیا

"کیوں؟" ادلال نے اک اور سوال داغا

"میری مرضی" یہ کہہ کہ اس نے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاے

"تمہیں تو خوش ہونا چاہیے نہ پھر یہ سب؟ اریزے کے قدم اس کی آواز پہ رکھے تھے دو تین لمحے وہ

www.urdu novels mania.com

ویسے ہی کھڑی رہی

"میرے خوش ہونے نہ ہونے سے تمہارا کوئی مطلب نہیں اور نہ میں تمہیں جواب دینے کی پابند

ہوں" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کمرے سے نکل گئی پیچھے سے اس کی پشت کو دیکھتا وہ مبہم سا

مسکرایا

جوں جوں شادی کے دن قریب آرہے تھے اس کی کیفیت عجیب سے عجیب تر ہو رہی تھی جسے وہ خود سمجھنے میں ناکام ہو رہی تھی جب بے بسی حد سے بھر جاتی وہ رونا شروع کر دیتی ادھم اور اثرم پوری کوشش کرتے اسے ہنسوانے کی کیونکہ انہیں اپنی پہلے والی بھوپا جیسے تھی جو ہر وقت ہنستی اور ہنساتی رہتی تھی

دو دن رہ گئے تھے اس کی مہندی میں اس سے پہلے وہ ماما اور تائی ماما سے معافی مانگنا چاہتی تھی اس لگ رہا تھا اس نے ان دونوں کا دل دکھایا ہے اس وجہ سے یہ بے سکونی ہے اسی سلسلے میں وہ کمرے سے باہر آئی اور نوین سبین کو ڈھونڈا جو اسے لاؤنج میں بیٹھی مل گئیں

"ایم سوری ماما اور تائی ماما میں آپ لوگوں کا بہت دل دکھایا ہے نہ" اس نے نوین سبین کے پاس نیچے بیٹھتے آنکھوں میں آنسو لیے کہا جس پہ ان دونوں نے پہلے اک دوسرے کو دیکھا پھر اسے جو سر جھکائے رو رہی تھی

"نہیں بچے میں آپ سے پہلے بھی کہا تھا نا میں آپ سے ناراض نہیں ہوں آپ ایسا مت سوچیں"

سبین نے پیار سے اس کے آنسو صاف کرتے کہا

"لیکن مجھے پتہ ہے ماما مجھ سے ناراض ہیں میں ان کی اچھی بیٹی نہیں ہوں،،،، اور میں آپ سب کا دل دکھانا نہیں چاہتی تھی میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی وہ خود بخود ہو گیا مجھ سے" اس نے نوین بیگم کی گود میں سر رکھتے روتے ہوئے کہا

"اب تو میں ویسے بھی اس گھر جانے والی ہوں اب تو معاف کر دیں نہ ماما،،،،،،،، "اب وہ باقاعدہ بچیوں سے رو رہی تھی اس کی بات پہ نوین نے ٹرپ کے اپنی گود میں رکھے اس کے سر پہ اپنے لب رکھے

"نہیں میرا بچہ ماما آپ سے ناراض نہیں ہیں آپ یوں خود کو ہلکان مت کرو پہلے تھوڑا غصہ تھا اب وہ بھی ختم ہو گیا ہے" انہوں نے اس کا سر اوپر کر کے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا جس پہ اس نے دوبار ان کی گود میں سر رکھا اور آنکھیں موند لی وہ خود کو تھوڑا ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی نوین سبین نے پھر اک نظر اسے دیکھ کر اک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا

آج اس کی مہندی تھی اور ساتھ نکاح بھی اس کا دل آج صبح سے ہی بوجھل تھا صبح سے اب تک نانا نے کتنی بار وہ خود بھی رو چکی تھی اور سب کو رلا بھی چکی تھی جو بھی تھا وہ سب کی بہت لاڈلی تھی اس گھر کی اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے سب اس سے بہت پیار کرتے تھے اور آج سب سے بری حالت تو ادھم اور اثرم کی تھی بے شک وہ انہیں ڈانٹتی تھی لیکن تھی تو ان کی بوجھ جس سے وہ بہت پیار کرتے تھے اور کل اس نے ان سے جدا ہو جانا تھا

اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے مہندی کے جوڑے کو دیکھ رہی تھی جو اس کے سسرال سے آیا تھا ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ اس کی کزنز نے دھوا بول دیا اس کے کمرے میں اسے تیار کرنے کے لیے ایک کزن نے اسے ڈریس دے کر واشروم میں بھیج دیا چلج کرنے چہنچ کر کر کے آکر وہ ڈریسنگ ٹیبل پہ بیٹھ گئی اس کی کزن جو کہ بیوٹیشن بھی تھی آکر اسے تیار کرنے لگی

"ماشاء اللہ اریزے تم پہ سادگی میں بہت روپ آیا ہے" اس کی کزن تو صیغی انداز میں کہا اس کے کہنے پہ اس نے اک نظر سامنے آئینے میں خود کو دیکھا

ییلو شارٹ کرتی جس پہ پنک کمر کے دھاگے سے کڑاھی حوی تھی گرین شرارہ پسنے پنک دوپٹہ جس میں کسی کسی گرین اور ییلو کمر بھی تھا اسے اچھی طرح سر پہ سیٹ کیے لمبے بالوں کی فرنچ چوٹی پہ موتیے کے پھولوں کی لڑیاں لٹکائے پھولوں کا زیور پسنے دونوں ہاتھوں میں ییلو اور گرین کا بچ کی چوڑیاں پہنے کا جل مسکارا اور ہلکی سی پلسٹک لگائے وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی اس نے اک نظر خود کو دیکھنے کے بعد اس نے دوبارہ نظریں جھکالی

اتنے میں نوین اور سبین کمرے میں داخل ہوئیں اور اریزے کو دیکھتے ہی ان کے منہ سے بے ساختہ "ماشاء اللہ" نکلا دونوں نے آگے بڑھ کر باری باری اس کی پیشانی چومی

"چلو بھئی لڑکیوں اب تم لوگ باہر جاؤ مولوی صاحب آرہے ہیں نکاح کے لیے" سبین بیگم کے کہتے ہی ساری لڑکیاں اٹھ کے باہر چلی گئی

نوین بیگم نے اریزے کو اٹھا کے بیڈ پہ بٹھایا اور اس کے سر پہ سرخ چنری اڑادی اتنی دیر میں ملک اللہ یا رملک جبران ملک مهران مولوی صاحب کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اریزے کے دل کی دھڑکن یکدم تیز ہوئی شرم و جھجھک سے یا،،،،،،،،،،!"

ملک اللہ یار ملک جبران اور ملک مہران مولوی صاحب کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اریزے کے دل کی دھڑکن یکدم تیز ہوئی اس نے آنکھیں بند کر کے اس نے خود کو کمپوز کیا

"اریزے مہران ولد ملک مہران آپ کا نکاح ملک ادلال ولد ملک ملک جبران کے ساتھ باعمیوض تین لاکھ حو مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے" مولوی صاحب کی آواز پہ اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر حیران نظروں سے سب کو دیکھا

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے اپنے الفاظ دہرائے لیکن وہ حیرانی سے سب کو دیکھنے میں مصروف تھی

"اریزے بیٹا مولوی صاحب آپ سے کچھ پوچھ رہے ہیں" ملک اللہ یار کی آواز پہ وہ حیرانی سے باہر نکلی اور اک شکایتی نظر سب پہ ڈالی

"جی قبول ہے" اس نے سر جھکا کہ دھیمی آواز میں کہا

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" دوسری بار پوچھا گیا

"قبول ہے"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" آخری بار پوچھا گیا

"قبول ہے"

پھر تین بار سانس کرتے اپنے جملہ حقوق کسی کے نام محفوظ کروا لیے ہر طرف مبارک سلامت کا شور اٹھا ملک مہران ملک جبران اور ملک اللہ یار باری باری اریزے کے سر پہ ہاتھ رکھا اور اسے پیار اور

دعائیں دیتے کمرے سے باہر چلے گئے ان کے جاتے ہی اریزے دونوں ہاتھوں سے منہ کو ڈھک کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

کمرے سے نکل کے وہ لوگ سیدھا لان میں گئے جہاں پہ مہندی کی رسم کے لیے سجانے سٹیج پہ ادلال بڑی شان سے برجمان تھا اور اس کے ساتھ حیران پریشان ادھم اور اثرم بھی موجود تھے انہیں بھی آج ہی پتہ چلا تھا کہ ان کی چہتی بجو کی شادی ان کے بھائی سے ہو رہی ہے وہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے ناراض بھی تھے کہ انہیں کسی نے بتایا نہیں

سفید شلوار قمیض پہنے گلے میں ییلو دوپٹہ ڈالے ہلکی بیرڈ اور ہری آنکھوں میں چمک لیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا

مولوی صاحب نے سٹیج پہ آتے نکاح شروع کیا

"ملک ادلال ولد ملک ملک جبران آپ کا نکاح اریزے مہران ولد ملک مہران سے با عیوض تین لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے آپکو قبول ہے"

"قبول ہے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"کیا آپکو قبول ہے؟" مولوی صاحب نے پھر پوچھا

"قبول ہے" اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"کیا آپکو قبول ہے؟" مولوی صاحب کے آخری بار پوچھنے پہ اس دشمن جاں کا چہرہ اس کی آنکھوں

میں آن بسا

"قبول ہے" اس نے آنکھیں بند کر کے کہا پھر اس نے نکاح نامے پہ سائن کیے اس کے سائن کرتے سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دعا کے بعد سب ادلال کے گلے لگ کر مبارک دے رہے تھے وہ چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ لیے مبارکباد وصول کر رہا تھا بلاشبہ اس کے چہرے کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ بہت خوش ہے

فلیش بیک

"کیوں؟؟؟ کیوں نہیں مانی وہ؟؟؟؟ میں خود اس سے بات کرتا ہوں" ملک مہراں غصے سے اٹھے تھے

"نہیں بیٹھو تم — تم اسے کچھ نہیں کہو گے" انہوں نے پرسوچ آواز میں کہا سب کی سوالیہ نظریں ان کی طرف اٹھی

"مجھے پتہ ہے وہ دونوں اک دوسرے کو پسند کرتے ہیں مجھے لیکن بتاتے نہیں مجھے کچھ یہی امید تھی دونوں سے لیکن ادلال نے اپنی انا کا پرچم بلند نہیں کیا میں پہلے ہی اس کے لیے اک حکمت عملی سوچ رکھی تھی،،،،، وہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرے

"اب ایسا ہے کہ صرف اریزے نے انکار کیا ہے اسے اس کی غلطی کا احساس دلانا ضروری ہے" انہوں نے کہا

"لیکن کیسے؟" سب کی سوالیہ نظریں ان پہ تھیں

"ہمیں ڈرامہ کرنا ہے کہ ہم نے اریزے کی شادی ثمرین کے بیٹے سے طے کر دی ہے اگر وہ ادلال کو پسند کرتی ہو تو اس کے ری ایکشن سے پتہ چل جائے گا لیکن عین نکاح تک اسے پتہ نہیں چلنا چاہیے کی اس کی شادی کس سے ہو رہی کیونکہ اسے تھوڑی سی سزا بھی تو ملنی چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ یاد رکھے ایسے نہیں کرنا کبھی اور ہمیشہ رشتوں کو سنبھال کے رکھنا اور اگر وہ خوش ہو تو اس کی شادی مقررہ وقت پہ سبین کے بیٹے سے ہی ہوگی کیونکہ زبردستی کے رشتے پائیدار نہیں ہوتے" انہوں نے تفصیل سے اپنا پلین بتایا سب کو سب ان کے فیصلے پہ متفق ہوئے کیونکہ ان سب کو بھی ان کا پلین اچھا لگا تھا پھر اریزے کا ری ایکشن تو سب نے منگنی والے دن ہی دیکھ لیا تھا اور سب مطمئن ہو گئے تھے اس پلین میں انہوں نے ثمرین کو بھی شامل کیا تھا کہ ان کے بغیر یہ سب پایہ تکمیل تک پہنچانا ممکن نہیں تھا

منگنی والے دن انہوں نے اپنے پلین کے بارے ادلال کو بھی بتا دیا تھا بقول دادا کے "میرا پوتا پہلے ہی اذیت میں ہے مزید نہیں" پھر جان بوجھ کے وہ اریزے پہ طنز کرتا تھا کہ جتنی اذیت اس نے برداشت کی اس کے مقابلے زیادہ نہیں تو تھوڑی اذیت وہ بھی برداشت کرے

"ارے ارے بچے رو کیوں رہی ہیں" اریزے کے رونے پہ نوین سبین جلدی سے اس کے دائیں بائیں بیٹھی تھیں

"آپ لوگوں نے یہ سب کیوں کیا میرے ساتھ پتہ ہے نہ آپکو میں کتنی اذیت میں تھی" اس نے روتے ہوئے کہا

"ایم سوری بچے پر آپ کو احساس دلانا بھی تو ضروری تھا تاکہ آپ آئندہ کوئی بے وقوفی نہ کرو" سبین نے پیار سے کہا

"ویسے آپس کی بات ہے اس دوران یہ تو پتہ چل گیا آپ میرے بیٹے سے کتنی محبت کرتی ہیں" سبین نے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی اس کے جھینپنے پہ وہ دونوں قہقہہ لگا اٹھی

"اور خبردار اب میں تمہارے منہ سے ادلال کے لیے تم نکلا شوہر ہو وہ اب تمہارا عزت کرنی ہے اس کی" انہوں نے وہی روایتی ماؤں والے جملے بولے

اور سبین باہر کسی کو بلانے لگیں تاکہ اس کا میک اپ صحیح کر سکے کیونکہ کاجل مسکارا تو آنسوؤں کے طوفان میں بہ گیا تھا

اور نوین اس کے دماغ میں نصیحتیں گھولنے لگی کہ اسے کیسے رہنا ہے کیونکہ اب وہ شادی شدہ تھی جنہیں وہ منہ بناتے ہوئے سن رہی تھی

ریزے منہ کے ڈیزائن بناتی نوین کی نصیحتیں سن رہی تھی اس کی وہ ہی کرن جس نے تیار کیا تھا روم میں داخل ہوئی اس کے روم میں آتے اریزے شکر کیا کیونکہ نوین جواٹھ گئی تھیں

اس نے اریزے کا میک اپ دوبارہ سیٹ کیا اتنے میں دوسری کرنز بھی روم میں داخل ہوئی اور اریزے کو گرین دوپٹے کے سائے میں لے کر باہر آئی اور جا کر ادلال کے ساتھ بیٹھا دیا اس کے ساتھ بیٹھتے ہی اریزے کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی

ادلال نے جان بوجھ کے اریزے کو انگور کیا اس کا ارادہ اسے تھوڑی اور سزا دینے کا تھا اس لیے خود پہ ضبط کیے سامنے دیکھ رہا تھا

نویں بیگم نے اریزے کے ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے پہنا کر رسم کا آغاز کیا پھر باری باری سب نے آکر ان کو مہندی لگائی اور مٹھائی کھلائی ثمرین نے بھی آکر اس سے سارے ڈرامے کے لیے سواری کر کے اسے مہندی لگائی رات دیر تک سب ہلاکلا کرتے رہے پھر اریزے کو سواری کرنی اٹھا کے روم میں لے گئی کہ اسے مہندی لگائی جائے

رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے صبح دیر تک سب سوتے رہے تقریباً بارہ بجے سب اٹھنا سٹارٹ ہوئے پھر ناشتے کا دور چلا۔۔۔ فمکشن چونکہ رات کا تھا اس لیے سب آرام سے اپنی تیاریوں میں لگے تھے بارات کا انتظام میرج ہال میں تھا

ملک مہران اریزے کو پارلر چھوڑ کر میرج ہال چلے گئے کہ وہاں کے انتظامات دیکھ لیں بارات آنے سے تھوڑی دیر پہلے وہ اریزے کو پارلر سے لے آئے تھے

اریزے برائیڈل روم میں بیٹھی تھی جب بارات آنے کا شور مچا تھوڑی دیر بعد غمرہ (شرین کی بیٹی) روم میں آئی

www.urdu novels mania.com

"بجور قسم سے بھائی بڑے پیارے لگ رہے آپ بھی دیکھ لیتی اک نظر کھڑکی سے" اس نے اک شرارت سے کہا جس پہ اریزے نے صرف مسکراتے پہ اکتفا کیا

تھوڑی دیر بعد اریزے کو سٹیج پہ لایا گیا ادلال کی نظریں اٹھی پھر پلٹنا بھول گئی ہمیشہ سادہ سے خلیے میں رہنے والی اریزے سرخ لہنگا سکن کرتی اور سکن ہی دوپٹہ جس پہ سرخ موتیوں سے کام کیا گیا تھا پہنے دیدار زیب جیولری اور میک اپ کیے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

خیر کم تو ادلال بھی نہیں لگ رہا تھا سکن شیر وانی جس کے گریبان پہ سرخ دھاگے سے کام ہوا تھا سر پہ سرخ کلا اور پاؤں میں کھسے پہنے کسی ریاست کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا جب اریزے کو سٹیج پہ لایا گیا تو وہ بے ساختہ اٹھا اور اریزے کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلانی اریزے نے اک نظر ادلال کو دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کی پھیلی ہتھیلی پہ رکھ دیا ادلال نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سٹیج پہ چڑھنے میں مدد کی اور اسے صوفے پہ بیٹھا کر خود بھی ساتھ ٹک گیا

کچھ رسموں کے بعد نمرہ ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑے سٹیج پہ آئی دودھ پلانی کی رسم کے لیے اور ساتھ میں ادھم اور اثرم بھی تھے "ادلال بھائی آپ یہ مت سمجھیے گا کہ آپ کی بیگم اکلوتی ہے تو آپ کی کوئی سالی نہیں جو آپ کو لوٹ سکے میں ہوں نہ اور ساتھ یہ دونوں ہم شکل بھی اس لیے یہ دودھ پیے اور نکالیں ایک لاکھ روپیہ "نمرہ نے ادلال سے کہا اور اس کی بات سن کے ادلال کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی "اتنا منگا دودھ ۹۹۹۹۹۹۹۹ اتنے پیسوں میں تو بھینس آ جاتی ہے — تم رہنے دو مجھے نہیں پینا کوئی دودھ "ادللال نے منہ بنا کر کہا

"اتنے زیادہ بھی نہیں ہیں ادلال بھائی — سوچ لیں ہم نے آپ کی بیگم کو بھی نہیں جانے دینا آپ کے ساتھ "نمرہ نے اسے ڈرایا جس پہ ادلال نے اک نظر دلن پہ ڈالی "بے شک نہ جانے دو "ادللال نے بھی اطمینان سے کہا پھر تھوڑی دیر بحث کے بعد ادلال نے پچاس ہزار دیے جسے ان تینوں نے آپس میں تقسیم کیا

کھانے کے بعد اک دور رسمیں کرنے کے بعد رخصتی کا شور مچا بے شک اریزے نے رخصت ہو کر اسی گھر میں جانا تھا لیکن اس لمحے ہر لڑکی کے احساسات عجیب ہوتے اس لیے وہ نوین بیگم اور ملک مہراں کے گلے لگتے ناچا ہتے ہو بھی رو پڑی دادا نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اپنے ساتھ لگا کر چپ کرایا اور اریزے کو قرآن کے سایے میں رخصت کیا

گھر آ کر چند اک رسموں کے بعد اریزے کو ادلال کے کمرے میں بیٹھا کر اس کی کزنز جاچکی تھی ادھم اور اثرم کی خوشی آج دیکھنے کے لائق تھی کیونکہ ان کی بوجو ہمیشہ ان کے پاس جو رہنے والی تھی اریزے کی کزنز اسے بیٹھا کہ جاچکی تھی اب وہ بیڈ پہ لنگا پھلائے گھبرا ئی ہوئی بیٹھی تھی اسے ادلال کا اس دن والا غصہ رہ رہ کے یاد آ رہا تھا اور یہ سوچ کر ڈر لگ رہا تھا وہ کیا کرے گا اس کے ساتھ اب تو وہ مکمل اس کی دسترس میں تھی وہ بیٹھی انگلیاں چٹا رہی تھی کہ اسے باہر قدموں کی آواز اس کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا

ادلال اپنے کزنز سے بمشکل جان چھڑوا کر کمرے کی طرف آیا تھا لیکن کمرے کے دروازے پہ کھڑے ان تینوں (نمرہ ادھم اثرم) کو دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل پڑے وہ جا کر ان کے سامنے کھڑا ہوا "اب کیا مصیبت ہے؟ کیوں کھڑے ہو یہاں؟" اس نے کڑے تیوروں سے انہیں گھورتے ہوئے کہا

"نیک نکالیں" تینوں نے یک زبان ہو کر کہا

"کونسا نیگ تم تینوں میرج حال میں مجھے اچھا خاصہ لوٹ چکے حواب کیسائیگ؟" اس نے کڑے تیوروں سے پوچھا

"ووووووو.....،،،،، وہ تو آپ نے لڑکی کی بہن اور بھائی کو دیے تھے اب اپنے بہن بھائی کو دیں" نمرہ نے شرارت سے بھرپور آواز میں کہا جواب میں اس نے ان تینوں کو گھورا پھر تینوں کو دس دس ہزار دیے کیونکہ جانتا تھا پیسے لیے بغیر ٹللیں گے نہیں وہ پیسے لے کے تینوں وہاں سے پھر ہو گئے ان کے جاتے اس نے گہرا سانس بھر کے کمرے کا دروازہ کھولا

کمرے کا دروازہ کھلتے اریزے نے اپنے جھکے سر کو مزید جھکایا کمرے کا دروازہ بند کر کے اس نے اک نظربیڈ کو دیکھا جہاں وہ پھولوں کی لڑیوں کے درمیان سر جھکائے بیٹھی تھی اسے دیکھ کے اس کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی تھی جسے چھپا کے وہ الماری کی طرف گیا تاکہ کوئی آرام دہ سوٹ پہن سکے وہ اک سوٹ نکالتا واش روم کی طرف بڑھا پھر کچھ سوچ کر رکا اور اریزے کو مخاطب کیا

"اٹھو تم بھی اٹھ کے چیلنج کرو اور میرے ساتھ شکرانے کے نوافل ادا کرو" اس نے اریزے کو کہا اور بغیر اس کے جواب کا انتظار کیے واش روم میں گھس گیا اس کے جاتے اریزے اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی جیولری اتاری اور میک اپ صاف کیا اور الماری کی طرف بڑھی الماری کی اک سائیڈ پہ اس کے کپڑے بھی ہینگ تھے وہ اک آرام دہ سوٹ نکال لڑپٹی تھی اسی ٹائم ادلال بھی واش روم سے نکلا

"جلدی سے فریش ہو کر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں" ادلال نے سنجیدگی سے کہا جس پہ اریزے سر ہلا کر
واش روم چلی گئی

واش روم سے فریش ہو کر وضو کر کے آئی تو ادلال جائے نماز ہاتھ میں لیے اسی کا انتظار کر رہا تھا اس
نے جا کر لہنگا صوفے پہ رکھا اور ادلال کے ہاتھ سے جائے نماز لے کر قبلہ رخ بچھا یا ادلال نے اس
سے تھوڑا آگے اپنا جائے نماز بچھا یا دونوں نے اکٹھے نوافل ادا کیے ادلال دعا منگ کر بیڈ پہ لیٹ گیا
اریزے اٹھ کے لہنگا ہینگ کر کے الماری میں رکھا

لہنگا ہینگ کر کے ہاتھ مروڑتے ہوئے اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی ہمت نہیں ہو رہی تھی اسے
مخاطب کرنے کی لیکن غلطی اسی نے کی تھی تو سدھارنی بھی اسے نے تھی ساتھ میں اسے رونا بھی آرہا
تھا آخر ہمت کر کے اسے کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا
پ—پل—پلیز اک بار میری بات تو سن لیں "اریزے نے بھرائی آواز میں کہا اس نے پھر بھی
کوئی جواب نہ دیا

جب اس نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر ہچکیوں سے رونے لگی وہ جو اسے
تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا بوکھلا کر اٹھ کے بیٹھا

"اریزے— اریزے یا رو کیوں رہی ہو؟" اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر پوچھا
"آپ میری بات نہیں سن رہے" اس نے روتے ہوئے کہا

"تم بھی تو مجھے چھوڑ کر جا رہی تھی اک دفعہ بھی نہیں سوچا میرا،،،، اگر یہ سب ڈرامہ نہ حقیقت ہوتی تو؟؟؟" اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا جوڑتے اس نے گھمبیر آواز میں کہا

"میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اب سے نہیں تب سے جب مجھے پیار کا مطلب بھی نہیں پتہ تھا اور اس پیار کی بھنک میں تمہیں تو کیا کسی کو بھی لگنے نہیں دی کہ میری محبت پہ کوئی داغ نہ لگ جائے میں یہ سب تمہیں شادی والے دن ہی بتانا چاہتا تھا،،،،، پچپن میں مجھ سے اچھی خاصی بنتی تھی تمہاری پھر اچانک پتہ نہیں کیا ہوا تم دور ہو گئی مجھ سے مجھے چڑانے کے لیے ساری حرکتیں کرتی تھی پر مجھے تمہاری ان شرارتوں سے بھی عشق تھا اس لیے جہاں تک ممکن ہوتا میں تمہیں ڈانٹ سے بچاتا تھا اس دن جب تم نے بیڈ اور صوفے کا برا حشر کیا تھا مجھے بہت غصہ آیا تھا لیکن میں چاہ کی بھی تمہیں کوئی سزا نہیں دے پایا تھا..... ہاں لیکن بدلہ لینا نہیں بھولتا تھا" اس نے آجری بات شرارت سے کہی اور اسے دیکھا جو بس ٹُکر ٹُکر اسے ہی دیکھے جا رہی تھی

"جب ماما نے مجھ سے شادی کی بات کی تھی مجھے یقین نہیں آ رہا تھا دعائیں ایسے بھی پوری ہوتی کیونکہ مجھے لگتا تھا ہمارے جھگڑوں کی وجہ سے شاید گھر والے اس بارے نہ سوچیں لیکن میں صحیح خوش بھی نہ ہوا تھا کہ تمہارے انکار کا پتہ چلا،،،،" وہ تھوڑی دیر ٹھہرا تھا اور وہ سانس روکے بس اسے سن رہی تھی

"پھر میں تم سے جواب طلب کرنے آیا لیکن تمہارے رویے نے مجھے بہت دکھ دیا پھر میں تمہاری خوشی کے لیے چپ ہو گیا لیکن اس رات میں اللہ کے سامنے بہت رویا تھا،،،،،، پھر گھر والوں نے بلان بنایا اس کے بارے مجھے بھی نہیں پتہ تھا جس دن منگنی تھی میں جان بوجھ کے طنز کیا تھا تاکہ

تمہاری کیفیت جان سکوں لیکن بدلے میں تم نے مجھے، انگوٹھی دیکھائی وہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کیونکہ وہ ماما کی انگوٹھی تھی جو ان سے دادی پہنائی تھی تم نے دیکھی نہیں تھی شاید اس لیے نہیں پتہ چل سکا تمہیں پھر اسی دن دادا نے مجھے بتا دیا تھا یہ ڈرامہ سارا لیکن مجھے تمہیں تنگ کرنے میں مزا آنے لگا اس لیے وہ سب کرتا تھا اور تمہیں تھوڑی سزا بھی دینی تھی اور تمہارے ری ایکشنز سے یہ بھی پتہ چل گیا تھا تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو" اس نے ساری کہانی اس کے گوش اتاری اور آخر میں ایک آنکھ دبا کر شرارت سے کہا جس پہ اریزے نے جھینپ کے سر جھکا گئی

"اب تم بتاؤ تم نے انکار کیوں کیا تھا؟ اتنا تو پتہ چل گیا کہ تم بھی مجھے ناپسند نہیں کرتی اسی لیے تو اپنے ساتھ تم سے بھی نوافل ادا کرواے" اس نے اریزے کے جھکے سر کو دیکھتے کہا

"میرے پاس ایسی کوئی کہانی نہیں میں بچپن سے بس لوگوں کی تنقید سنی ہے ہم کہی بھی اکٹھے ہوتے سب یہی کہتے آپ لوگ اتنے پیارے میں پتہ نہیں کس پہ چلی گئی مجھے لگتا تھا آپ بھی خود کو اعلیٰ سمجھتے اور مجھے کمتر اور مجھے یہ بھی لگتا ماما بھی یہی سوچتی اسی لیے آپ سے زیادہ پیار کرتی اس لیے میں غصہ نکالنے کے لیے وہ ساری حرکتیں کرتی تھی" اریزے سر جھکائے شرمندگی سے بول رہی تھی اور

ادلال آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا

[illegible]

"ایم سوری،،،، جو سوچا وہ سب غلط تھا میں سمجھ گئی ہوں،،،، آپ پہ غصہ تھا بس اس لیے وہ سب کیا (یعنی رشتے سے انکار)،،،، آپ کو ستاتے شرارتیں کرتے کب آپ سے پیار ہو پتہ ہی نہیں

چلا،،،،، میں خود ہی اپنی فیلنگز نہیں سمجھ سکی،،،،، یقین کریں آپ سے جدا ہو کر میں بھی خوش نہ رہ سکتی "اس نے روتی آواز میں کہا

"اے پیپ پیپ پیپ،،،،، خیر تو ہے؟" ادلال اس کے منہ سے اظہارِ محبت سن کے مطمئن ہو گیا تھا اس لیے اب ماحول پہ چھائی اداسی دور کرنے کے لیے شرارتی آوازیں پوچھا "وہ ماما نے کہا تھا شوہر کو عزت سے بلاتے ہیں بس اسی لیے "اس نے جھینپتے ہوئے کہا "ہا ہا ہا ہا ہا میری جان بلش بھی کرتی ہے "اس نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ماتھے پہ عقیدت سے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑا

"میں نہ کبھی تمہیں کمتر سمجھا ہے نہ کسی کو سمجھنے دوں گا اس کیلئے آئندہ ایسی کوئی فضول سوچ اپنے دماغ میں مت لانا اور لوگوں کا کیا ہے ان کا کام بس باتیں بنانا ہے۔۔۔۔۔ اور میں چاند تارے توڑ کے لانے کے وعدے تو نہیں کرتا ہاں وعدہ کرتا ہوں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا زندگی کے ہر موڑ پہ تم مجھے اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی "اسے اپنے حصار میں لے کر اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے اس نے کہا اور اس کے سینے سے لگی اریزے نے اس کی باتیں سن کے اطمینان سے آنکھیں بند کر کے اس کے گرد بازو حائل کیے

صبح وہ دونوں ناشتے کی ٹیبل پہ آئے تو سب سرشار سے ادلال اور اس کے پہلو میں شرمائی سی اریزے کو دیکھ کے سمجھ گے سب سیٹ ہو گیا سب نے اللہ کا شکر ادا کیا

ناشتہ کر کے سبھی تقریباً جا چکے تھے اب ٹیبل پہ بس اریزے، ادلال، نوین، سبین، ثمرین، نمرہ، ادھم اور اثرم "بجو پلیرز اک منٹ کھڑے ہونا" ادھم کی بات پہ سب نے حیرت سے اسے دیکھا "کیوں؟" اریزے نے پوچھا

"ہوں نہ کھڑی یا راجو پلیرز" اب کے اثرم نے کہا تھا وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتے کھڑی ہو گئی تھی وہ دونوں اس کے کھڑے ہوتے اس کے ارد گرد چکر لگانے لگے سب حیرت سے منہ کھولے انہیں دیکھ رہے تھے کہ یہ کر کیا رہے ہیں

"ابے اوہم شکو یہ کیا چل رہا ہے کھیچ کر لگاؤں گی ایک ایک دونوں کے عقل ٹھکانے آ جائے گی"

اس سے زیادہ برداشت نہ ہوا تو اس نے اپنے مخصوص لہجے میں پوچھا

"شکریہ ہماری بجو ہی ہیں" دونوں نے یک زبان ہو کر کہا

"ہم بس چیک کر رہے تھے کہ یہ ہماری بجو ہی ہیں یا کوئی اور کیونکہ ہماری بجو ایسے چپ نہیں رہتی نہ شرماتی" ادھم نے مزے سے کہا اس کی بات پہ سب نے چھت پھاڑتے ہوئے لگایا تھا جبکہ اریزے نے انہیں کھیچ کے تھپڑ لگائے تھے

"ارے تم لوگوں نے ایویں اپنا وقت ضائع کیا یہ کالی مرچی ہے کالی مرچی جو کبھی نہیں سدھرے گی"

ادلال نے کہا

"دیکھو پھیکے شلغم تم میرے منہ نہ ہی لگو تو اچھا ہے" اریزے نے بھی جوابی کارروائی کی

کونسی بیوی؟؟ کہاں کا شوہر؟؟ کونسی عزت؟؟ وہ سب کچھ بھولے پھر سے لڑنے میں مصروف ہو چکے تھے نوین اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گئیں جبکہ باقی سب ہنس رہے تھے

کچھ رشتے ایسے ہی اچھے لگتے کھٹے میٹھے جہاں پیار بھی ہو لڑائی بھی اور سب سے بڑھ کے عزت بھی ہو۔۔۔۔۔۔ رشتوں میں کبھی غلط فہمی کو جگا نہیں دینی چاہیے یہ غلط فہمی رشتوں کو کمزور کر دیتی اور یہ بھی ضروری نہیں ہر اریزے کو ایسے ہی رشتے ملیں جو اسے اس کی غلطی کا احساس دلا کر اسے پچھتاؤں کی دلدل میں پھنسنے سے بچالیں۔۔۔۔۔۔ اور نہ ہی ہر اریزے کو ادلال ملتا جو خود کو ٹھکرانے جانے کے بعد بھی اچھا سلوک کرے۔۔۔۔۔۔ اس لیے کوئی بھی بات ہو مکثیر کر لینی چاہیے تاکہ غلط فہمی پیدا نہ ہو اور نہ رشتے کمزور ہوں

اور رھی بات اریزے اور ادلال کی وہ ہمیشہ ایسے ہی رہنے والے تھے ٹام اینڈ جیری بن کے ختم شد۔

